

تبرکات و نواور

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ

شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

غیر مطبوعہ خطوط مشاہیر

بنام :- مولانا الحاج میاں مسرت شاہ کاکاخیل

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے یہ تینوں خطوط آج سے ۵۵، ۵۰ سال قبل مولانا الحاج میاں مسرت شاہ کاکاخیل فاضل دیوبند سکنہ حکمت آباد سر ڈھیری کے نام لکھے گئے۔ موصوف علمی و دینی حلقوں کی ایک جانی پہچانی شخصیت اہل علم اور مدارس عربیہ کے خیر خواہ و غمگسار اور ملی جذبات سے لبریز شخص تھے۔ آخر وقت دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ ان خطوط کے لئے ہم موصوف کے عالم باعمل فرزند مولانا سید ولایت شاہ کاکاخیل فاضل دیوبند کے ممنون ہیں۔

(المحت)

عزیز المقام زید غنائیم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واللہ ما باعث سرفرازی گردید۔ از مژدہ صحتوری مزاج و حاج جناب والد ماجد صاحب بسیار سرور گشتیم۔ از افضل الہی لا متناہی امیدوار ہستیم کہ آل کبیم کار سازشانی مطلق اوشاں را بزودی صحت کلیہ و قوت تامہ عطا فرماید بحرمۃ النبی علیہ السلام والہ الامجاد۔ آمین

بخدمت شان و دیگر احباب و اکابر پرسان حال از ما بسیار بسیار سلام و دعا برسانید سچ چیز از آنجانب، بجز دعوات صالحہ آن بزرگان ضروری نیست۔ البتہ اگر ممکن باشد و تکلیف عارض نشود، دو درخت گلاب دہی کہ خوشبویش زائد تر باشد و از اعلیٰ اقسام باشد و دو درخت بید مشک و در گلاب بمعیت خود بیارید این چیز از باغبانان حاصل می شود۔ این ہمہ بصورت سہولت و امکان است اگر صعوبت باشد بگذارید۔

۱۳۲۵ھ ۱۳ رجب الثانی

از دیوبند

اگر میسر شود عروقی زنگس کہ شل پیازی باشد بست و پنچ دانہ بیارید۔

نگ اسلاف

حسین احمد غفرلہ

لا یتسوا من روح اللہ

محترم المقام زید مجید کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والاناہ باعث سہ فرازی ہوا۔ والد ماجد دام بقاؤہ کے امتداد مرض سے تفکر لاحق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے وہ شافی مطلق ان کو شفاء کلی عنایت فرمائے۔ آمین درختوں کے متعلق کوئی حتمی تکلیف دینا منظور نہیں ہے۔ اگر باسانی ہو سکے فجاہ و نعمت والا فلا۔ اگر آپ کے باغ میں شے پودے موجود ہوں جنکی جڑیں دور تک زمین میں نہ پہنچی ہوں تو ان کو بھیج دیجئے مگر بڑے اور پرانے پودے اگر اوکھاڑے جائیں گے تو جڑیں کٹ جائیں گی اور پھر ان کا زندہ رہنا مشکل ہوگا۔ چونکہ یہاں ابھی تک موسم برسات باقی ہے۔ اس لئے زمین میں تری موجود ہے جو درخت اس وقت نصب ہوتے ہیں۔ بحول اللہ تعالیٰ زندہ رہتے ہیں۔ مگر ایک ماہ بعد بارش بالکل ختم ہو جائیں گی اس وقت میں درختوں کا موسم جاتا رہے گا۔ گلاب کے صرف وہ اقسام چاہتا ہوں جو کہ خوشبو عمدہ رکھتے ہوں۔ ولایتی گلابوں میں خوشبو نہیں ہوتی۔ چونکہ میں نے سنا تھا کہ پشاور کی اطراف میں ایسی گلاب بہت خوشبو دار ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو لکھا اگر ایسا نہ ہو بلکہ یہاں ہی جیسا گلاب ہوتا ہو تو اسکی حاجت نہیں۔ ممکن ہے کہ شہر پشاور میں ایسے گلے کسی باغ میں موجود ہوں جن میں بید مشک کے پودے لگے ہوئے ہوں اور فروخت ہوتے ہوں۔ اگر ایسے پودے نہ ملیں تو کچھ حرج نہیں۔ آپ اپنے باغ کے ان پودوں کو احتیاط سے کھدوائیے مگر کم عمر ہوں، ان کی جڑیں دلازہ ہوں اور پھر ان کی مٹی کو پھونس سے بندھوا دیجئے اور سب کو ایک ٹوکری میں پھونس کے اندر کہہ کر مضبوط بندھوا دیجئے اور ریل میں بٹھی کر دیجئے۔ چونکہ موسم برسات ہے۔ اور مسافت بھی زیادہ دور نہیں، فرنیٹر میں روانہ ہو جانے سے بہت جلد یہاں پہنچ جائے گا۔ کرایہ ایسی چیزوں کا صرف آدھا دینا پڑتا ہے۔ مگر پیشگی وصول کر لیا جاتا ہے۔ مصارف جملہ میرے ذمہ ہوں گے۔ جناب والد ماجد صاحب دام بقاؤہ اور دیگر اعزہ و احباب سے سلام سنون عرض کر دیں۔ والسلام۔

ننگ سلاف

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ

از دیوبند

حسین احمد غفرلہ

محترم المقام زید مجید کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ والاناہ باعث سہ فرازی ہوا۔ آپ کی مرسلہ بلٹی بمعہ پارسل موصول ہوئی تھی۔ مگر آپ نے والاناہ میں اپنا پتہ نہیں لکھا تھا۔ اس لئے اسکی رسید نہ کھ سکے۔ مجھ کو آپ کا پتہ یاد نہیں تھا۔ درخت اسٹیشن پر بلٹی پہنچنے سے چھ دن پہلے پہنچ گئے تھے مگر اسٹیشن والوں نے خبر نہ کی بلکہ اس پر سر چارج

لگا دیا۔ جب آپ کا والا نامہ ملا، تب اسی وقت اسٹیشن پر آدمی گیا تو پارسل ملا درخت سب کے سب خشک ہو گئے تھے صرف ایک درخت سرسبز تھا۔ مگر خشکی صرف پتوں ہی پر تھی، شاخیں خشک نہیں ہوئی تھیں ان کی جڑوں میں چیونٹیوں نے انڈے بچے دیدیئے تھے۔ بہر حال اسی وقت ان کو نصب کر دیا گیا۔ ان میں سے چار درخت سرسبز ہو گئے ہیں اور دو ابھی تک سرسبز نہیں ہوئے، ممکن ہے کہ خشک ہو جائیں۔ زکس صحیح و سالم تھا ان کو نصب کر دیا۔ جناب والد صاحب کی طرف سے فکر تھا۔ اگرچہ آپ نے تفصیلی حالت ان کی نہیں لکھی مگر یہ ضرور مفہوم ہوتا ہے کہ بحمد اللہ ان کی طبیعت صحیح و سالم ہے۔ اللہ ان کے سایہ کو جو کہ فی الحقیقت ظل رحمانی ہے ہمیشہ قائم و دائم رکھے آمین۔ ان کی خدمت اقدس میں میرا سلام نیازہ مندانہ پہنچا دیجئے۔ اور استدعاء دعوات صالحہ عرض کر دیجئے۔

میرے پیر کی تکلیف عرصہ ہوتا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ زائل ہو گئی۔ اگرچہ ممتد زمانہ تک چلتی رہی مگر کوئی زیادہ تکلیف نہ تھی۔ اسعد بحمد اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہے۔

برخوردار نور چشم کی وفات حسرت آیات سے صدمہ ہوا۔ طبعی بات ہے کہ والدین کو عموماً اور والدہ کو خصوصاً ان بچوں کی مفارقت کا سخت صدمہ ہوتا ہے۔ مگر عقلمندی کی بات یہ ہے کہ عواقب پر نظر ڈالی جائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (جو کہ صحیح سند سے مروی ہے) کہ جس عورت کے اور دوسری روایت میں ہے کہ جن مرد و عورت یعنی والدین کے تین بچے یا دو بچے صغر سنی میں وفات کر جائیں وہ ماں اور باپ کے لئے دوزخ سے حجاب ہو جائیں گے۔ اس لئے مسلمان ماں باپوں کیلئے اس سے بڑھ کر کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ ان کے لئے عذاب دوزخ سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے سامان مہیا فرما دیا ہو۔ دنیا میں یہ اولاد زندہ رہتی تو نہ معلوم صالح ہوتی یا طالع ماں باپ کی مطیع و فرمانبردار ہوتی یا نافرمان بستحق جنت ہوتی یا مستحق نار۔ اس کے اعمال قبیحہ سے ماں باپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں یا دن رات کی پریشانی حاصل ہوتی۔ مگر جو اولاد صغر سنی میں وفات کر گئی یقیناً خود جنت میں بھی گئی اور ماں باپ کو بھی جنت میں لے گئی۔ لہذا نہ صرف صبر کرنا چاہئے بلکہ شکر اور حمد و ثنا کرنا چاہئے۔

آپ کو معلوم ہے کہ کسی امانت کو روکنا یا روکنے کی خواہش کرنا سخت ترین جرم ہے۔ اور اگر مالک امانت کو امانت واپس نہ دی جائے تو خیانت لازم آتی ہے۔ یقیناً چونکہ ہم ماں کے پیٹ سے بجز اپنے نفوس کے کوئی چیز ہمراہ نہیں لائے تھے۔ دنیا میں جو کچھ ہم کو حاصل ہوا وہ محض فضل و انعام الہی ہے۔ جو بطور امانت کچھ عرصہ کے لئے ہم کو دیا گیا ہے۔ اگر مالک ہم سے ان اشیاء کو واپس لیتا ہے۔ تو رنج و غم کرنا، واپسی کیلئے تیار نہ ہونا انتہائی خیانت ہوگی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حضرت ام سلیم کا بچہ بعد از مغرب جبکہ ان کے شوہر ابو طلحہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے ہوئے تھے، فوت ہو گیا۔ انہوں نے اس کو ہلایا کفایا اور ایک طرف گھر میں رکھ دیا اور پھر خود نہائیں کپڑے بدے خوشبو لگائی، عشاء کی نماز وغیرہ سے فارغ ہوئیں۔ ابو طلحہ تشریف لائے۔ بچہ

سے ان کو بہت زیادہ محبت تھی۔ بچہ کی بیماری کی حالت پر بھی انہوں نے فرمایا کہ نسبت بہت سکون کی حالت میں ہے۔ وہ خوش ہوئے اور سمجھے کہ بیماری میں تخفیف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ حضرت ام سلیمؓ نے کھانا پیش کیا، نہایت اطمینان سے کھایا اور اطمینان سے شب کو آرام کیا اور ہبستری کی، صبح کو جب نہادھو کر نماز کو جانے لگے تو ام سلیمؓ نے فرمایا کہ ہمسایوں کی میرے پاس امانت ہے وہ اسکو طلب کرتے ہیں۔ میرا جی واپس کرنے کو نہیں چاہتا آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے سختی سے فرمایا کہ امانت واپس کرو۔ ہرگز لیت وعل مت کرو۔ یہ بہت قبیح بات ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بچہ جو کہ ہمارے پاس بطور امانت تھا۔ واپس لے لیا اسکو لے جاؤ دفن کرو۔ یہ جواب سن کر حضرت ابو طلحہؓ شدر رہ گئے اور دفن کرنے کے بعد واقعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بارگاہ اقدس میں نقل فرمایا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور دونوں کے لئے بہت دعائیں دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد ایک مبارک اور مقدس بچہ پیدا ہوا جو کہ خود بھی علم و عمل میں نہایت کامل ہوا اور اسکی اولاد بھی کثیر اور صاحب کمالات عظیمہ ہوئی۔

میرے محترم عنایت فرما! میں آپ سے اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور والدین باجدین سے پر زور استدعا کرتا ہوں کہ ہرگز جزع و فزع نہ فرمائیں اور قضاء و قدر پر خوشی سے راضی رہیں تاکہ واجب العطیات خوش ہو کر ہماری مغفرت فرمائے ہمارے لئے عذاب و دوزخ سے نجات کا سامان مہیا فرمائے۔ ہمارے گناہوں کا کفارہ ظاہر ہو اور حسب ارشاد لئن شکرتکم لازیدنکم نعم البدل عطا فرمائے۔ قضاء و قدر پر راضی رہنا ازلیس ضروری ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی النفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا ان ذلک علی اللہ لیسیر لکیلا تا سوعلی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم واللہ لایجب کل مختار فخور۔

میری طرف سے سب سے پر زور تاکید صبر و شکر کے لئے عرض کر دیجئے مسلمان پر جو کچھ بھی رنج و الم کی حالت وارد ہوتی ہے، کفارہ شہیات اور رافع درجات ہو جاتی ہے۔ لہذا مطمئن رہنا اور صابر بلکہ شاکر رہنا ازلیس ضروری ہے۔ دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام از دیوبند ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ مولانا عزیز گل صاحب نوا کھانی سے استعفا دیکر چلے آئے ہیں۔ دیوبند ہی میں مقیم ہیں، ابھی تک کوئی صورت ملازمت کی نہیں ہوئی۔

نگاہ سلاطین

حسین ہر غفرلہ